سرکار کی صورت سے اگر پیار ہے تم کو
رخسار پہ سنت کو سجا کیوں نہیں لیتے
اگر ڈاڑھی کے رکھ لینے سے چہرہ بدنما لگتا
توپھر ڈاڑھی میرے سرکار ﷺ کی سنت نہیں ہوتی
اصلی زینت
تالیف
حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب
خلیفۂ مُجاز
عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب
تلمیذ رشید
حضرت اقدس مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی
مردوں کے بالوں کے احکام
عورتوں کے بالوں کے احکام
بالوں کو رنگنے کے احکام
مصنوعی بالوں کے احکام
بالوں کی زینت کے احکام
بھووں، پلکوں اور دیگر بالوں کے احکام
ناشر
جامعہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم
مدنی کالونی، گریکس ماری پور، ہاکس بے روڈ، کراچی
فون: 021-38259811 موبائل: 0333-2226051

فہرست

حضرۃ مولانا مفتی **احمد ممتاز** صاحب دامت برکاتہم

سے فون پر مسائل پوچھنے کے اوقات

صبح 11:30تا12:30

، دوپہر 03:00تا05:00

اور بعد عشاء 09:30تا10:30

رابطہ نمبر : **0333-2226051**

مُقدّمہ

نحمده و نصلى على رسوله الكريم اما بعد ! فأعوذ بالله من الشيطن الرجيم
بسم الله الرحمن الرحيم و ذروا ظاهر الاثم و باطنه (القرآن الكريم)

اللہ تعالیٰ نے بندے کو ظاہری اور باطنی دونوں گناہوں سے بچنے کا حکم دیا ہے، اور آپ ﷺ نے بھی فرمایا: **كل أمتى معافى الا المجاهرين (بخارى)** کہ میری پوری امت لائق عفو ہے البتہ جو ظاہری گناہ کرتے ہیں وہ لائقِ عفو نہیں۔

چونکہ بالوں کا تعلق بھی ظاہر سے ہے اگر جسم کے بالوں کو خلافِ شرع بنایا گیا تو مندرجہ بالا آیت وحدیث کے مطابق بندہ گناہ اور معصیت کا مرتکب ہوا اور معصیت بھی ایسی جس کو حدیث شریف میں نا قابل معافی جرم قرار دیا گیا ہے۔

اگر شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے بال بنائے جائیں تو گناہ سے حفاظت بھی ہوگی اور باری تعالیٰ کے ارشاد ﴿ **خذوا زينتكم عند كل مسجد** ﴾ پر عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی نظر میں آپ حسین اور مزین ہوں گے اور ظاہراً دیکھنے میں بھی اچھے لگیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے جو وضع قطع متعین اور مشروع کیا ہے اسی میں بندے کا حسن و جمال ہے، دیکھئے ڈاڑھی کے حسن کو بتلاتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی ایک بڑی جماعت پیدا فرما کر اس کو ہمیشہ صرف ایک ہی تسبیح پڑھنے کا حکم دیا ہے، جو یہ ہے: **سبحان الذى زين الرجال باللحى و النساء بالزوائب** (وہ اللہ تعالیٰ تمام عیبوں سے منزہ اور پاک ہے جس نے مردوں کو ڈاڑھی کے بالوں سے اور عورتوں کو سر کے بالوں سے زینت بخشی ہے)

الحاصل: ﴿ **خذوا زينتكم عند كل مسجد** ﴾ پر تب عمل ہوگا جب وضع قطع کو شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے بنایا جائے اور **ذروا ظاهر الاثم و باطنه** اور **كل أمتى معافى الا المجاهرين** پر اسی وقت عمل ہوگا، جبکہ خلافِ شرع وضع قطع یعنی انگریزی کٹ وغیرہ وغیرہ سے احتراز کیا جائے۔

اس تمہید سے معلوم ہوا کہ بالوں سے متعلق شرعی احکام کا جاننا اور ان پر عمل کرنا مرد و عورت دونوں کے لئے یکساں ضروری ہے۔ اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے یہ مختصر رسالہ بنام ''اصلی زینت'' مرتب کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس توفیقِ خیر کو قبول فرمائیں اور اس کو انتہائی نافع بنائیں۔ آمین ثم آمین

(حضرت مولانا مفتی) احمد ممتاز

﴿ڈاڑھی کا حکم﴾

ڈاڑھی رکھنا واجب ہے، اس کا منڈانا اور ایک مٹھی سے کم کاٹنا دونوں حرام اور گناہِ کبیرہ ہیں، بلکہ دو وجہ سے دوسرے کئی کبائر سے بڑھ کر کبیرہ گناہ ہیں۔

(۱) یہ علانیۃً اور کھلم کھلا شریعت مطہرہ کی مخالفت اور نافرمانی ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے: **كل أمتي معافى الا المجاهرين** (البخاری)

"میری پوری امت لائق عفو ہے مگر علانیہ گناہ کرنیوالے لائق عفو نہیں"

(۲) ڈاڑھی منڈانے اور کٹانے والا ہر وقت رات دن اور ہر حالت میں سب کے سامنے اس گناہ کا اظہار کر رہا ہے، یہاں تک کہ نماز پڑھ رہا ہے تو یہ گناہ ساتھ ہے تلاوت و ذکر کر رہا ہے تو بھی ساتھ، سو رہا ہے تو بھی ساتھ، غرض چوبیس گھنٹے ہر حال میں نافرمان ہے۔

حضرۃ مفتی محمود حسن گنگوہی صاحب رحمہ اللہ تعالی تحریر فرماتے ہیں: ڈاڑھی کی حدِ شرعی ایک قبضہ ہے، امام محمد رحمہ اللہ تعالی نے کتاب الآثار میں سند کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے اور فتح القدیر اور درِ مختار وغیرہ کتبِ فقہ میں لکھا ہے کہ ایک مشت تک پہنچنے سے پہلے کاٹنا یا کاٹ کر ایک مشت سے کم کرا لینا کسی کے نزدیک بھی مباح نہیں، کسی نے اس کو مباح قرار نہیں دیا، یہ اجماع کے درجے میں ہے۔ (فتاوی محمودیہ ۱/۲۶۵)

حضرۃ مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالی تحریر فرماتے ہیں: باجماع امت ڈاڑھی منڈانا حرام ہے، اسی طرح ایک قبضہ (مٹھی) سے کم ہونے کی صورت میں کتروانا بھی حرام ہے۔ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالی حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ کا اس پر اتفاق ہے۔

و يحرم على الرجل قطع لحيته الخ. و أما الأخذ منها و هي ما دون القبضة كما يفعله بعض المغاربة و مخنثة الرجال فلم يبحه أحد (فتح القدير ، الدر المختار و غيرهما)

حرام ہے ڈاڑھی کاٹنا (یعنی منڈانا) اور اس حال میں کہ ایک مٹھی سے کم ہو، کترنا (یعنی ایک مٹھی سے کم کرنا جیسے مغرب پرست اور مَردوں میں سے ہیجڑے قسم کے لوگوں کی عادت ہے) کسی کے یہاں مباح (اور جائز) نہیں (جواہر الفقہ : ۲/۴۲۳)

ڈاڑھی منڈانے اور کٹانے کی حرمت جس طرح اجماع سے ثابت ہے، درجِ ذیل احادیث

سے بھی ثابت ہے:

حدیث (۱): عن ابن عمر رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال : خالفوا المشرکین وفروا اللحی و احفوا الشوارب (البخاری ۲ / ۸۷۵)

آپ ﷺ نے فرمایا: مشرکین کی مخالفت کرو اور ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو صاف کرو۔

حدیث (۲) : عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ ﷺ : انھکوا الشوارب و أعفوا اللحی (البخاری ۲ / ۸۷۵)

آپ ﷺ نے فرمایا: مونچھوں کو خوب کترواؤ اور ڈاڑھیوں کو خوب بڑھاؤ۔ ان دو حدیثوں سے دو باتیں ثابت ہوئیں: (۱) ڈاڑھی کٹانا، منڈانا اور مونچھیں بڑھانا مشرکین کا طریقہ اور عادت ہے، جس سے آپ ﷺ نے "**خالفوا المشرکین**" کے الفاظ سے اپنی امت کو حکم دیا کہ تم پر ان مشرکوں کی مخالفت کرنا لازم ہے۔ اور مخالفت تب ہوگی جب ہم ان کے خلاف ڈاڑھیوں کو بڑھادیں اور مونچھوں کو کٹا دیں۔

(۲) ان روایات میں "**أعفوا اللحی**" اور "**وفروا اللحی**" دونوں امر کے صیغے ہیں، اور قاعدہ یہ ہے کہ جب تک قرینہ صارفہ نہ ہو، امر وجوب اور لزوم کے لیے ہوتا ہے۔ چونکہ یہاں کوئی قرینہ صارفہ نہیں لہٰذا یہاں یہ امر وجوب اور لزوم کے لیے ہونگے اور مطلب یہ ہوگا کہ ڈاڑھیوں کا بڑھانا اور لمبا کرنا امت کے ذمے واجب اور لازم ہے اور اس کے خلاف کرنا ناجائز اور حرام ہے۔

اشکال (۱) : ڈاڑھی بڑھانا تو انسان کے اختیار میں نہیں، کتنے لوگ ایسے ہیں جن کی ڈاڑھیاں زیادہ بڑھتی ہی نہیں اور بعض کی تو نکلتی ہی نہیں، جبکہ انسان امور اختیاریہ کا مکلّف ہے۔ تو یہ غیر اختیاری حکم کیوں دیا گیا؟

جواب : یہاں "ڈاڑھی بڑھانے" اور "زیادہ کرنے" کے حکم سے مقصود یہ ہے کہ "ڈاڑھیوں کو کاٹو مت" اور یہ اختیاری امر ہے۔ لہٰذا ان احادیث صحیحہ سے صراحۃً ڈاڑھی کاٹنے کی ممانعت ثابت ہوئی۔

اشکال (۲) : جب ڈاڑھی کاٹنا ممنوع ہے تو مٹھی سے زائد کاٹنے کی دلیل کیا ہے؟

جواب : حضرت عمر، حضرت ابن عمر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے مٹھی سے زائد کا کاٹنا ثابت ہے، اوران کا یہ عمل حدیث مرفوع کے حکم میں ہے، اس وجہ سے ایک مٹھی سے زائد کاٹنے کو مستثنی کرکے جائز قرار دیا ہے۔

و كان ابن عمر رضی اللہ عنہ اذا حج أو اعتمر قبض على لحيته فما فضل أخذه (البخاری ۲ / ۸۷۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ معمول تھا کہ جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی ڈاڑھی کو مٹھی میں پکڑ کر زائد بالوں کو کاٹ دیتے

و روی مثل ذلک عن أبی هريرة و فعل عمر برجل. و عن الحسن البصری ، أنه يؤخذ من طولها و عرضها ما لم يفحش و حملوا النهی على منع ما كانت الأعاجم تفعله من قصها و تخفيفها (حاشية البخاری ۲ / ۸۷۵، فتح الباری بتغير ۱۰ / ۴۲۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جیسا عمل مروی ہے۔اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ایک شخص کے ساتھ یہی معاملہ کیا تھا۔جلیل القدر تابعی حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالی سے بھی یہی منقول ہے کہ زیادہ بڑی ڈاڑھی ،جس سے وحشت محسوس ہو، کوطول وعرض میں کاٹا جائے گا (گویا) ان حضرات نے کاٹنے سے منع کے حکم کا مصداق عجمیوں کا معمول ٹھہرایا ہے اوران کا معمول یہ تھا کہ وہ بہت زیادہ (یعنی مٹھی سے کم تک) کاٹتے تھے۔

اشکال (۳) : یہ جو کہا جاتا ہے کہ ''مشرکین ڈاڑھیاں کٹاتے اور مونچھیں بڑھاتے تھے اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں مشرکین کی مخالفت کا حکم دیا ہے''، کا ثبوت کسی کتاب کے حوالے سے دیا جاسکتا ہے؟

جواب : جی ہاں، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی نے نقل فرمایا ہے: کسری (جو مجوسیوں یعنی آتش پرست مشرکوں کا بادشاہ تھا) کی جانب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو قاصد آئے ،ان دونوں کی ڈاڑھیاں کٹی ہوئی اور مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں،

فكره النظر اليهما و قال : ويلكما من أمر كما بهذا ؟ قال : أمرنا ربنا ، يعنيان كسرى ، فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم : و لكن ربی أمرنی باعفاء لحيتی و قص شاربی (البداية و النهاية ۲ /۲۶۳؛ حقانية ، پشاور)

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف نظر کرنا بھی پسند نہ کیا اور فرمایا: تمہاری ہلاکت ہو، تمہیں

یہ شکل بگاڑنے کا کس نے حکم دیا؟ وہ بولے: کہ یہ ہمارے رب یعنی شاہِ ایران کا حکم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لیکن میرے رب نے تو مجھے ڈاڑھی بڑھانے اور مونچھیں کٹانے کا حکم فرمایا ہے۔

قال الملا علی القاری رحمہ اللہ تعالی: **و قص اللحية من صنع الأعاجم، و هو اليوم شعار كثير من المشركين كالأفرنج، و الهنود، و من لا خلاق له فی الدين من الطائفة القلندرية** (المرقاۃ ۲ / ۹۱)

ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالی **فرماتے ہیں: اور ڈاڑھی کاٹنا عجمیوں کا طریقہ ہے، اور وہ آج کل بہت سے مشرکوں کا شعار بن چکا ہے جیسے انگریزوں اور ہندووں کا، اور قلندری ٹولے کا، جن کا دین میں کوئی حصہ نہیں۔**

﴿ریش بچہ اور اس کے دائیں بائیں بالوں کا حکم﴾

نچلے جبڑے کے سارے بال اور ریش بچہ ڈاڑھی کا حصہ ہیں، اس لیے ان کا کاٹنا اور منڈانا حرام ہے۔ البتہ اوپر کے جبڑے یعنی رخسار کے بال ڈاڑھی میں داخل نہیں لہذا ان کو صاف کرنا جائز ہے لیکن اس میں بعض لوگ جو اتنا مبالغہ کر لیتے ہیں کہ نچلے جبڑے کے کچھ بال اور ریش بچہ کے دائیں بائیں کے بال بھی کاٹ لیتے ہیں، یہ ناجائز اور حرام ہے۔

قال الحافظ العينی رحمہ اللہ تعالی: **و اللحی بكسر اللام و ضمها، بالقصر و المد، جمع لحية بالكسر فقط، و هی اسم لما نبت علی الخدين و الذقن، قاله بعضهم علی الخدين ليس بشیء، و لو قال علی العارضين لكان صواباً** (عمدۃ القاری ۱ / ۹۱)

قال فی الهندية : و نتف الفنيكين بدعة و هما جانبا العنفقة ، و هی شعر الشفة السفلی (الھندیۃ ۵ / ۳۵۸)

قال العلامة ابن عابدين رحمہ اللہ تعالی: **تنبيه، و نتف الفنيكين بدعة و هما جانبا العنفقة و هی شعر الشفة السفلی** (الشامیۃ ۶/۴۰۷)

قال الشيخ محمد انور شاه الكشميری رحمہ اللہ تعالی: **فان قطع الأشعار التی علی وسط الشفة السفلی، أی العنفقة، بدعة، و يقال لها " ريش بچه "** (فیض الباری ۴/۳۸۰)

﴿حلق کے بالوں کا حکم﴾

حلق کے بال صاف کرنا خلافِ اولیٰ ہے۔

قـال العـلامة ابن عـابدين رحمه الله تعالى : **و لا يـحـلـق شـعـر حلقـه و عـن أبى يوسف** رحمه الله تعالى **لا بأس بذلك** (الشامية ۳ / ۳۷۹)

﴿ڈاڑھی چڑھانا﴾

ڈاڑھی چڑھانا یعنی ڈاڑھی کو اندر کی طرف دبانا تاکہ وہ دیکھنے میں چھوٹی نظر آئے، جائز نہیں۔

عن رويفع رضی اللہ عنہ **قـال : قال رسول الله** ﷺ **: يـا رويفع ! لعل الحيوة ستطول بك بعدى، فأخبر الناس أنه من عقد لحيته ...... فان محمداً منه برىء** (أبو داود ۱ / ۶). **قال فى البذل : قال الأكثرون : هو معالجتها حتى تنعقد و تتجعد** (بذل المجهود ۱ / ۲۴)

"آپ ﷺ نے حضرت رویفع رضی اللہ عنہ سے فرمایا: شاید میرے بعد آپ کی زندگی طویل ہو، سو آپ لوگوں کو اس بات کی خبر دیں کہ جس نے اپنی ڈاڑھی کو گرہ لگایا (یعنی اوپر چڑھایا) ...... تو محمد (ﷺ) اس سے بری ہیں"

﴿ڈاڑھی کو ایسے مونڈنا کہ دوبارہ نہ اُگ سکے﴾

اگر کسی شخص نے کسی دوسرے کی ڈاڑھی ایسے طریقے سے مونڈ دی کہ اب دوبارہ نہیں اُگ سکتی تو مونڈنے والے پر کامل دیت واجب ہے۔

قال العلامة الحصكفى رحمه الله تعالى: **و فى النفس ...و لحية حلقت فلم تنبت ...الدية** (الشامية ۶/۵۷۵)

﴿مونچھوں کا حکم﴾

سب سے بہتر یہ ہے کہ قینچی سے خوب باریک کردی جائیں اگر مونچھ رکھنی ہے تو بھی اوپر کے ہونٹ کا کنارہ صاف رکھنا واجب ہے، مونچھوں کو اتنا بڑھانا کہ یہ کنارہ چھپ جائے، حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے: **مـن لم يأخذ من شاربه فليس منا** (رواه أحمد و الترمذى و النسائى، والمشكوة : ۳۸۱) **و قـال الترمذى : هذا حديث صحيح** (أوجز المسالك ۶/۲۳۰) "جس نے مونچھ نہ کاٹی وہ ہم میں سے نہیں"

اور آپ ﷺ کا ارشاد ہے : **من طول شاربه عوقب بأربعة أشياء، لا يجد شفاعتى، و**

لا يشرب من حوضى، و يعذب فى قبره، و يبعث الله اليه المنكر و النكير فى غضب

(أوجز المسالک ۶ / ۲۳۰)

''جس نے اپنی مونچھ بڑھائی، اس کو چار قسم کی سزا دی جائے گی: (۱) میری شفاعت سے محروم ہوگا، (۲) اور میرے حوض کا پانی پینا نصیب نہ ہوگا، (۳) اور قبر کے عذاب میں مبتلا ہوگا، (۴) اور اللہ تعالیٰ منکر اور نکیر کو اس کے پاس غصے اور غضب کی حالت میں بھیجے گا''

قال المحدث السهارنفوری رحمہ اللہ تعالیٰ : **و فى اللمعات و ذهب بعضهم بظاهر قوله : احفوا الشوارب ، الى استيصاله و حلقه ، و هو قول الكوفيين و أهل الظواهر و كثير من السلف و خالفهم اٰخرون ، و أول الاحفاء بالأخذ حتى تبدو و هو المختار ... و قد اشتهر عن أبى حنيفة** رحمه الله تعالى **أنه ينبغى أن يأخذ من شاربه حتى يصير مثل الحاجب** (حاشية البخارى ۲ / ۸۷۴)

مسائل : (۱) ڈاڑھی منڈانے اور ایک مٹھی سے کم کٹانے والے اور مونچھ بڑھانے والے کی اذان، اقامت اور امامت جائز نہیں۔

(۲) ڈاڑھی منڈانے اور ایک مٹھی سے کم کٹانے والے اور مونچھ بڑھانے والے حافظ کے پیچھے تراویح پڑھنا جائز نہیں۔

﴿سر کے بالوں کی جائز صورتیں﴾

سر کے بالوں کی جائز صورتیں تین ہیں:

(۱) پٹے رکھنا، پھر اس کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ کانوں کی لو تک، اس کو ''وَفرہ'' کہتے ہیں۔

۲۔ کانوں کی لو اور کندھوں کے درمیان تک، اس کو ''لِمّہ'' کہتے ہیں۔

۳۔ کندھوں تک، اس کو ''جُمّہ'' کہتے ہیں۔

(۲) حلق یعنی پورے سر کے بال منڈوانا۔

(۳) پورے سر کے بالوں کو برابر کاٹنا۔

ان میں سب سے افضل پہلی صورت ہے، پھر دوسری صورت کا درجہ ہے اور آخری صورت کی

صرف گنجائش ہے......ان تین صورتوں سے ہٹ کر آج کل مروج تمام صورتیں ناجائز ہیں، جیسے: فوجی کٹ، مشروم کٹ وغیرہ وغیرہ۔

﴿نومولود بچے کا سر مونڈنا﴾

نومولود بچے کا سر ساتویں دن منڈوا دیا جائے اور بالوں کے وزن کے برابر سونا یا چاندی صدقہ کر دیا جائے۔

عن علی بن أبی طالب ﷜ قال : عق رسول الله ﷺ عن الحسن بشاة و قال: یا فاطمة ! احلقی رأسه وتصدقی بزنة شعره فضة، فوزنته فكان وزنه درهماً أو بعض درهم (الترمذی ۱/۲۷۸)

''حضرت علی ﷜ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حسن (﷜) کی طرف سے عقیقہ میں ایک بکرا دیا اور فرمایا: اے فاطمہ! اس کا سر مونڈ دو اور اس کے بال کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کردو، پس میں (فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا) نے اس کا وزن کیا تو وہ ایک درہم یا اس کے قریب تھا''

﴿تنبیہ﴾ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جب تک بچے کے سر کے بال صاف نہ کئے جائیں، اس وقت تک بچہ یا اس کے بال ناپاک رہتے ہیں، یہ محض بے اصل اور من گھڑت بات ہے۔

﴿عورتوں کا سر کے اوپر جوڑا باندھنا﴾

عورتوں کا بالوں کو جمع کر کے سر کے اوپر جوڑا باندھنا ناجائز ہے، حدیث میں اس پر سخت وعید آئی ہے کہ ایسی عورتوں کو جنت کی خوشبو بھی نصیب نہیں ہوگی۔ اس کے سوا دوسرے طریقے جائز ہیں بشرطیکہ کسی نامحرم کی نظر نہ پڑے اور کفار کے ساتھ مشابہت نہ ہو۔ بالوں کا سخت پردہ ہے حتیٰ کہ بوڑھی عورت کے بال دیکھنا بھی حرام ہے۔

عن أبی هريرة ﷜ قال : قال رسول الله ﷺ : صنفانِ من أهل النار لم أرهما، قوم معهم سياط كأذناب البقر يضربون بها الناس. و نساء كاسيات عاريات، مميلات مائلات، رؤوسهن كأسنمة البخت المائلة، لا يدخلن الجنة و لا يجدن ريحها، و انّ ريحها لتوجد من مسيرة كذا و كذا (الصحیح لمسلم ۲/۲۰۵)

آپ ﷺ نے فرمایا: جہنمیوں کی دو قسمیں جنہیں میں نے اب تک نہیں دیکھا، (پہلی قسم) ایسی قوم ہوگی جن کے پاس بیلوں کی دموں کی مانند کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے، اور

(دوسری قسم) ایسی عورتیں ہونگی جو (لباس پہننے کے باوجود) ننگی ہونگی، دوسروں کو (اپنی طرف) مائل کریں گی، دوسروں کی طرف (خود) مائل ہونگی، ان کے سر، جھکے ہوئے بختی اونٹوں کی کوہان کی مانند ہونگے (یعنی کوہان کی مانند، سر کے اوپر بالوں کو جمع کرینگی)، (یہ دونوں قسمیں) نہ جنت میں داخل ہونگی اور نہ اس کی خوشبو پاسکیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو تو اتنے اتنے فاصلے (یعنی پانچ سوسال کی مسافت) سے آ رہی ہوگی۔

﴿چھوٹی بچیوں کی پونی بنانا﴾

چھوٹی بچیوں کے بالوں کو سر کے اوپر جمع کر کے باندھنا، جسے پونی کہتے ہیں، جائز نہیں۔

عن أبی هریرة ﷛ قال : قال رسول الله ﷺ : صنفانِ من أهل النار لم أرهما ...... رؤوسهن کأسنمة البخت المائلة، لا یدخلن الجنة و لا یجدن ریحها، و ان ریحها لتوجد من مسیرة کذا و کذا (الصحیح لمسلم ۲ / ۲۰۵)

﴿گدی پر جوڑا باندھنا﴾

عورت کے لیے گدی پر جوڑا باندھنا جائز ہے بلکہ حالتِ نماز میں افضل ہے کیونکہ اس سے بالوں کے پردے میں سہولت ہوتی ہے۔

﴿مردوں کا جوڑا باندھنا﴾

اگر مرد کے بال بہت بڑے ہوں تو ان کو سنبھالنے کے لیے جوڑا باندھنا جائز نہیں۔

قال فی الهندیة : یرسل شعره من غیر أن یفتله، و ان فتله فذلک مکروه (الهندیة ۵/۳۵۸)

﴿عورتوں کے لیے مینڈھیاں رکھنا﴾

عورت کو بالوں کی مینڈھیاں بنانے اور نہ بنانے دونوں کا اختیار ہے، اور جتنی چاہیں مینڈھیاں بنا سکتی ہیں۔ اور اگر چاہیں تو بالوں کو کھلا بھی چھوڑ سکتی ہیں لیکن بالوں کو بے ڈھنگے انداز میں نہ چھوڑے۔

قال الامام النووی رحمه الله تعالی : **قال القاضی عیاض** رحمه الله تعالی : **المعروف أن نساء العرب، انما کن یتخذن القرون و الذوائب** (شرح النووی علی مسلم ۱ / ۱۴۸)

عن أبی هریرة ﷛ أن رسول الله ﷺ قال : من کان له شعر، فلیکرمه (رواه أبو داود، المشکوة : ۳۸۲)

آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سر پر بال رکھے ہوئے ہو اس کو چاہیے کہ اپنے بالوں کو اچھی طرح رکھے۔

﴿مردوں کے لیے مینڈھیاں رکھنا﴾

مردوں کے لیے عورتوں کی طرح مینڈھیاں رکھنا جائز نہیں ہے۔

حضرۃ مولانا ظفر احمد عثمانی قدس سرہ فرماتے ہیں: مردوں کے لیے ضفائر (مینڈھیاں) اب بھی جائز ہیں مگر شرط یہ ہے کہ ایسی ہیئت پر نہ ہوں جس سے تشبہ بالنساء (عورتوں سے مشابہت) لازم آئے، یعنی عورتیں ضفائر کو پیچھے پشت پر رکھتی ہیں، مرد اس طرح نہ کریں بلکہ آگے یا شانے پر رکھیں (امداد الاحکام ۴/۳۴۲)

عن أم هانئ رضی اللہ عنہ قالت : قدم النبی ﷺ مکة و له أربع ضفائر (الترمذی ۱ / ۲۱۰)

حضرۃ ام ہانی رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں: کہ رسول اکرم ﷺ مکہ تشریف لائے تو اس وقت آپ ﷺ کے چار گیسو گندھے ہوئے تھے۔

﴿بالوں کی مانگ نکالنا﴾

مردوں کے لیے بالوں کی مانگ نکالنا افضل ہے جبکہ نہ نکالنا بھی جائز ہے، البتہ ٹیڑھی مانگ نکالنا جائز نہیں، کیونکہ اس میں کفار اور فسّاق کے ساتھ مشابہت ہے۔ عورتوں کے لیے ایسی مانگ نکالنا جس میں مردوں کے ساتھ یا فساق کے ساتھ مشابہت ہو، جائز نہیں۔

و قد جاء فی الحدیث : أنه کان للنبی ﷺ لمة، فان أفرقت فرقها و الا ترکها. و الحاصل؛ أن الصحیح المختار جواز السدل و الفرق أفضل (مرقاۃ المفاتیح ۸ / ۲۱۵)

المشطة المیلاء، و هی مشطة البغایا و ممیلات یمشطن غیره من تلک المشطة. قلت: و قد عمت المشطة المیلاء فی زماننا فی الرجال و النساء جمیعاً، أخذوها من النصاری، فلا حول و لا قوة الا بالله العلی العظیم (اعلاء السنن ۱۷ / ۳۷۱)

﴿ہاتھی دانت کی کنگھی استعمال کرنا﴾

بالوں کی مانگ وغیرہ نکالنے کے لیے جس طرح پلاسٹک اور لکڑی کی کنگھیاں استعمال کرنا جائز ہے، اسی طرح مردار جانوروں کی ہڈی، سینگ اور ہاتھی دانت کی کنگھیاں استعمال کرنا بھی جائز ہے۔

عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال : ...... فقال (أی رسول الله ﷺ) : یا ثوبان ! اشتر لفاطمة قلادة

من عصب و سوارين من عاج (رواه أحمد و أبو داود، المشكوة : ۳۸۳)

حضرۃ ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ثوبان! فاطمہ کے لیے عصب کا ایک ہار اور ہاتھی دانت کے دو کڑے خرید لینا۔

و قال الزهرى رحمه الله تعالى : **فى عظام الموتى، نحو الفيل و غيره، أدركت ناساً من سلف العلماء يمتشطون بها و يدهنون فيها، لا يرون بها بأساً** (الصحيح للبخارى ۱/ ۳۷)

﴿مانگ میں سندور بھرنا اور بندی لگانا﴾

مانگ میں سِندور اور پیشانی پر بندی غیر مسلم عورتوں کا شعار ہے، اس سے بچنا لازم ہے، ہرگز اس کو اختیار نہ کریں (فتاوی محمودیہ ۱۷/۲۹۳)

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ **قال : قال رسول الله** ﷺ **: من تشبه بقوم، فهو منهم** (رواه أحمد و أبو داود، المشكوة : ۳۷۵)

''حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا، اس کا شمار اسی قوم میں ہوگا''

﴿بالوں کو سنوارنا﴾

سر اور ڈاڑھی کے بالوں کو سنوارنے کو شریعت نے پسند کیا ہے، ان کو بکھرا اور الجھا ہوا چھوڑ دینا یا ان کو پراگندہ رکھنا، ناپسندیدہ فعل ہے۔

عن عطاء بن يسار رحمه الله تعالى **قال: كان رسول الله** ﷺ **فى المسجد، فدخل رجل ثائر الرأس و اللحية، فأشار اليه رسول الله** ﷺ **بيده كأنه يأمره باصلاح شعره و لحيته، ففعل، ثم رجع. فقال رسول الله** ﷺ **: أليس هذا خيراً من أن يأتى أحدكم و هو ثائر الرأس كأنه شيطان؟** (رواه مالک، المشكوة : ۳۸۴)

حضرت عطاء رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجدِ نبوی میں تشریف فرما تھے کہ ایک ایسا شخص آیا جس کے سر کے اور ڈاڑھی کے بال پراگندہ تھے، رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف اشارہ فرمایا جیسے آپ ﷺ اس کو یہ حکم دے رہے ہوں کہ وہ اپنے سر کے بالوں اور ڈاڑھی کو سنوارے، چنانچہ اس شخص نے اپنے سر اور ڈاڑھی کے بال کو سنوارا اور پھر واپس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اس حالت میں آئے کہ اس کے سر

کے بال پراگندہ ہوں اور وہ ایسا دکھائی دے جیسے کوئی شیطان ہو؟

﴿بالوں میں خوشبو لگانا﴾

سر اور ڈاڑھی کے بالوں میں خوشبو لگانا ثابت ہے۔

عن عائشة رضی اللہ تعالی عنہا **قالت : كنت أطيب النبی** ﷺ **بأطيب ما نجد، حتى أجد وبيض الطيب فی رأسه و لحيته** (متفق عليه، المشكوة : ۳۸۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں : مجھے جو بہترین خوشبو میسر آتی وہ میں نبی کریم ﷺ کو لگاتی، یہاں تک کہ اس خوشبو کی چمک مجھ کو آپ ﷺ کے سر اور ڈاڑھی میں نظر آتی''

﴿عورت کا بال چھوٹے کرانا﴾

عورت کے لیے بال چھوٹے کرانا جائز نہیں۔ چنانچہ امہات المؤمنین اور صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی مینڈھیوں کی تصریح احادیث میں موجود ہے، نیز ابتدائے اسلام سے امت کا اس پر تعامل چلا آرہا ہے۔ بال چھوٹے کرانے میں نہ صرف فساق کے ساتھ بلکہ مردوں کے ساتھ بھی مشابہت ہے، اور حدیث میں ایسی عورت پر لعنت وارد ہوئی ہے جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتی ہیں۔

قال الامام النووی رحمه الله تعالی : **قال القاضی عياض** رحمه الله تعالی : **المعروف أن نساء العرب، انما كن يتخذن القرون و الذوائب** (شرح النووی علی مسلم ۱ / ۱۴۸)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، **عن النبی** ﷺ : **أنه لعن المتشبهات من النساء بالرجال والمشتبهين من الرجال بالنساء** (أبو داود ۲/۵۶۶)

یعنی آپ ﷺ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔

قال العلامة الحصكفی رحمه الله تعالی: **قطعت شعر رأسها، أثمت و لعنت** (الشامية ۶/ ۴۰۷)

''جس عورت نے سر کے بال کاٹے وہ گناہ گار اور ملعون ہے''

﴿چھوٹی بچیوں کے بال کاٹنا﴾

جو بچیاں قریب البلوغ ہوں ان کا حکم بالغ عورتوں کا ہے، لہذا نو سال کی عمر سے بچی کے

بال نہ کاٹے جائیں (ملخصاً من امدادالاحکام ۳۴۱/۳)

قال العلامة الحصكفی رحمه الله تعالی: قطعت شعر رأسها، أثمت و لعنت (الشامية ٦/ ٤٠٧)

''جس عورت نے سر کے بال کاٹے وہ گناہ گار اور ملعون ہے''

﴿عورت کے لیے دوسَر والے بال کاٹنا﴾

اگر عورت کے سر کے بالوں کے دوسر بن گئے ہوں، جس کی وجہ سے وہ بڑھتے نہ ہوں تو صرف ان کے سِروں کو کاٹنا تا کہ وہ بڑھ جائیں، جائز ہے۔

عن أبی سلمة بن عبدالرحمن قال : ...... و كان أزواج النبی ﷺ يأخذن من رؤسهن حتی تكون كالوفرة؛ قال الامام النووی رحمه الله تعالی : (تحت قوله : حتی تكون كالوفرة)، فيه دليل علی جواز تخفيف الشعر للنساء (مسلم ١ / ١٤٨)

قال العلامة الحصكفی رحمه الله تعالی: قطعت شعر رأسها، أثمت و لعنت (الشامية ٦/ ٤٠٧)

جس عورت نے سر کے بال کاٹے وہ گناہ گار اور ملعون ہے۔

و فی الأشباه : أحكام الأنثی ، قوله : و تمنع من حلق رأسها، أی حلق شعر رأسها ...... و الظاهر أن المراد بحلق رأسها ازالته سواء كان بحلق أو قص أو نتف أو نورة، فليحرر. و المراد بعدم الجواز، كراهة التحريم لما فی مفتاح السعادة : و لو حلقت، فان فعلت ذلک تشبهاً بالرجال، فهو مكروه، لأنها ملعونة (الأشباه و النظائر)

﴿بال بڑھانے کے لیے کاٹنا﴾

اگر کسی کے بال عام حالت سے چھوٹے ہوں تو ان کو بڑھانے کے لیے بالوں کی نوکوں کو کاٹنا جائز ہے۔

عن أبی سلمة بن عبدالرحمن رحمه الله تعالی قال:...... و كان أزواج النبی ﷺ يأخذن من رؤسهن حتی تكون كالوفرة ؛ قال الامام النووی رحمه الله تعالی : (تحت قوله : حتی تكون كالوفرة)، فيه دليل علی جواز تخفيف الشعر للنساء(الصحيح لمسلم ١ / ١٤٨)

قال العلامة الحصكفی رحمه الله تعالی: قطعت شعر رأسها، أثمت و لعنت (الشامية ٦/ ٤٠٧)

جس عورت نے سر کے بال کاٹے وہ گناہ گار اور ملعون ہے۔

و فی الأشباه : أحكام الأنثی ، قوله : و تمنع من حلق رأسها، أی حلق شعر رأسها ...... و الظاهر أن المراد بحلق رأسها ازالته، سواء کان بحلق أو قص أو نتف أو نورة، فليحرر. و المراد بعدم الجواز، كراهة التحريم لما فی مفتاح السعادة : و لو حلقت، فان فعلت ذلک تشبهاً بالرجال، فهو مكروه، لأنها ملعونة (الأشباه و النظائر)

﴿سامنے کے بال چھوٹے کرانا﴾

بعض خواتین اپنے سر کے سامنے سے بال چھوٹے کرا کر پیشانی پر ڈالتی ہیں، چونکہ عورتوں کے لیے بال چھوٹے کرانا ممنوع ہے، لہذا یہ جائز نہیں۔

قال العلامة الحصكفی رحمه الله تعالی: قطعت شعر رأسها، أثمت و لعنت (الشامية ۶/۴۰۷)

جس عورت نے سر کے بال کاٹے وہ گناہ گار اور ملعون ہے۔

﴿عورت کے لیے سر مونڈ وانا﴾

عورت کے لیے اپنا سر مُنڈ وانا ناجائز اور حرام ہے۔

عن علی رضی الله عنه قال : نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم أن تحلق المرأة رأسها (رواه النسائی ، المشكوة:۳۸۴)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس بات سے کہ عورت اپنا سر منڈائے۔

قال العلامة الحصكفی رحمه الله تعالی: قطعت شعر رأسها، أثمت و لعنت (الشامية ۶/۴۰۷)

جس عورت نے سر کے بال کاٹے وہ گناہ گار اور ملعون ہے۔

﴿بوجہ عذر عورت کا سر مونڈ وانا﴾

اگر سر میں ایسی تکلیف ہو کہ بغیر سر منڈائے وہ تکلیف دور نہ ہو تو ایسے عذر کی وجہ سے عورت کے لیے سر مُنڈ وانا جائز ہے۔

المرأة اذا حلقت رأسها، ان كان لوجع أصابها، لا بأس به (خلاصة الفتاوی ۲/ ۳۷۷)

﴿مرد کے لیے بہت لمبے بال رکھنا﴾

مرد کے لیے اتنے لمبے بال رکھنا کہ عورتوں کے بالوں کے مشابہ ہو جائیں، ناجائز ہے۔

عن ابن الحنظلية رضی الله عنه رجل من أصحاب النبی صلی الله علیه وسلم قال : قال النبی صلی الله علیه وسلم : نعم الرجل

خُرَیم الأسدی، لو لا طول جمته و اسبال ازاره. فبلغ ذلک خریماً فأخذ شفرة فقطع بها جمته الی أذنیه و رفع ازاره الی أنصاف ساقیه (رواه أبو داود، المشکوة : ۳۸۲)

آپ ﷺ نے فرمایا: خریم الاسدی (رضی اللہ عنہ) اچھا آدمی ہے اگراس کے بال بہت لمبے نہ ہوں اوراس کا تہبند لٹکتا ہوا نہ ہو، جب خریم رضی اللہ عنہ کو آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کا علم ہوا تو انہوں نے ایک استرا لے کر اپنے بالوں کو کانوں کی لو کے برابر کاٹ ڈالا اور اپنے تہبند کو آدھی پنڈلیوں تک کرلیا۔

﴿فائدہ﴾ رسول اللہ ﷺ کے سچے عاشق کی شان یہی ہوتی ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، عن النبی ﷺ : أنه لعن المتشبهات من النساء بالرجال و المشتبهین من الرجال بالنساء (أبوداود ۲/۵۶۶)

”آپ ﷺ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں“

﴿گردن کے بالوں کا حکم﴾

گردن کے بال مونڈنا جائز ہے، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ فرماتے ہیں: گردن جدا عضو ہے اور سر جدا، لہذا گردن کے بال منڈانا درست ہے۔ سر کا جوڑ علیحدہ کان کی لو کے پیچھے معلوم ہوتا ہے، اس کے نیچے گردن ہے (فتاوی رشیدیہ: ص۵۹۱)

﴿مصنوعی بال (وِگ) لگانا﴾

اگر یہ بال انسان کے ہوں تو ان کا لگانا گناہ کبیرہ ہے اور اس پر حدیث میں لعنت وارد ہوئی ہے۔ اگر مصنوعی یا کسی جانور (جو نجس العین نہ ہو) کے ہوں تو جائز ہے۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ أن النبی ﷺ قال : لعن الله الواصلة و المستوصلة و الواشمة و المستوشمة (متفق علیه، المشکوة : ۳۸۱)

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے لعنت فرمائی اس عورت پر جو اپنے بالوں میں کسی دوسرے کے بالوں کا جوڑ لگائے اور اس عورت پر جو کسی دوسری عورت کے بالوں میں اپنے بالوں کا جوڑ

لگائے اور جسم گودنے اور گدوانے والی پر (بھی لعنت فرمائی)

قال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالى : **و في اختيار، و وصل الشعر بشعر الآدمي حرام، سواء كان شعرها أو شعر غيرها.**

قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى : **(قوله: سو اء كان شعرها الخ)، لما فيه من التزوير ...... و في الخانية : و لا بأس للمرأة أن تجعل في قرونها و ذوائبها شيئا من الوبر** (الشامية ٦ / ٣٧٣)

﴿بالوں کی پیوندکاری﴾

سر میں انسانی بالوں (خواہ وہ اپنی گدی کے بال ہی کیوں نہ ہوں) کی پیوندکاری ناجائز ہے۔ البتہ مصنوعی یا کسی جانور (جو نجس العین نہ ہو) کے بالوں کی پیوندکاری جائز ہے۔

عن عرفجة بن سعد رضي الله عنه **قال : أصيب أنفي يوم الكلاب في الجاهلية، فاتخذت أنفاً من ورق، فانتن علي، فأمرني رسول الله** صلى الله عليه وسلم **: أن أتخذ أنفاً من ذهب** (الترمذی ١ / ٣٠٦)

حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ میری ناک زمانہ جاہلیت میں یوم الکلاب میں کٹ گئی تھی تو میں نے چاندی کی ناک لگوائی تھی جو بعد میں سڑ گئی، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میں سونے کی ناک لگوالوں۔

عن ابن عمر رضي الله عنه **أن النبي** صلى الله عليه وسلم **قال : لعن الله الواصلة و المستوصلة و الواشمة و المستوشمة** (متفق عليه، المشكوة : ٣٨١)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی نے لعنت فرمائی اس عورت پر جو اپنے بالوں میں کسی دوسرے کے بالوں کا جوڑ لگائے اور اس عورت پر جو کسی دوسری عورت کے بالوں میں اپنے بالوں کا جوڑ لگائے اور جسم گودنے اور گدوانے والی پر (بھی لعنت فرمائی)

و اذا سقط السن لا يعيدها الى مكانها و يشدها، لكن يأخذ سن شاة ذكية و يضعها مكانها (خلاصة الفتاوى ٢ / ٣٧٧)

﴿مصنوعی بالوں پر مسح کا حکم﴾

اگر مصنوعی بال سر میں اس طرح پیوست ہوں کہ وہ سر سے جدا نہ ہو سکتے ہوں تو ان پر مسح درست ہے اور اگر سر سے آسانی سے جدا ہو سکتے ہوں تو ان پر مسح درست نہ ہوگا۔

قال العلامة الطحطاوی رحمه الله تعالی : **(فلا یصح مسح أعلی الذوائب المشدودة علی الرأس) ، التی أدیرت ملفوفة علی الرأس بحیث لو أرخاها لکانت مسترسلة، أما لو کان فلا شک فی الجواز** (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح : ٦٠)

قال العلامة الحصکفی رحمه الله تعالی: **و لا یمنع الطهارة ...... ما علی ظفر صباغ و لا طعام بین أسنانه أو سنه المجوف، به یفتی. و قیل : ان صلبا منع، و هو الأصح.**

قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالی : **(قوله: و هو الأصح) صرح به فی شرح المنیة، و قال: لامتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورة و الحرج** (الشامیة ۱ / ۱۵۴)

﴿پراندے کا استعمال﴾

عورت کا زیب وزینت کی خاطر اپنے بالوں میں پراندے کا استعمال جائز ہے، چاہے کسی بھی رنگ کا ہو۔ البتہ اس میں ایسی چیزیں لگانا جو حرکت کے وقت آپس میں ٹکرا کر بجتی ہوں، ناجائز ہے، جیسے کہ بجتا زیور استعمال کرنا ناجائز ہے۔

قال القاضی : فأما ربط الخیوط الحریر الملونة و نحوها مما لا یشبه الشعر، فلیس بمنهی عنه، لأنه لیس بوصل و لا هو فی معنی مقصود الوصل، و انما هو للتجمل و التحسین (شرح النووی علی مسلم ۲ / ۲۰۴)

﴿بالوں میں کلپ وغیرہ لگانا﴾

عورت کو اپنے بال سنبھالنے کی خاطر بالوں میں ڈوری باندھنا یا ہیئر پن، کلپ وغیرہ لگانا جائز ہے، ایسے ہی سر کے اوپر بینڈ لگانا بھی جائز ہے۔

لا بأس للنساء بتعلیق الخرز فی شعورهن من صفر أو نحاس أو شبه أو حدید و نحوها للزینة (الهندیة ۵ / ۳۵۹)

﴿بالوں پر مہندی (خضاب) لگانا﴾

مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے بالوں پر مہندی لگانا جائز ہے بشرطیکہ سیاہ نہ ہو، اور نہ اس کی تہ جمتی ہو۔

عن جابر بن عبدالله رضی اللہ عنہ **قال : أتی بأبی قحافة یوم فتح مکة، و رأسه و لحیته**

كالثغامة بياضاً، فقال رسول الله ﷺ : غيروا هذا بشیء، و اجتنبوا السواد (أبو داود ۲ / ۵۷۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوقحافہ (رضی اللہ عنہ) کو فتح مکہ کے دن لایا گیا اور ان کے سر اور ڈاڑھی کے بال گویا ثغامہ تھے، یعنی بالکل سفید تھے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس (بالوں کی سفیدی) کو کسی چیز سے بدل ڈالو لیکن سیاہ رنگ سے پرہیز کرنا۔

قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى: **و مذهبنا استحباب خضاب الشيب للرجل و المرأة بصفرة و حمرة، و تحريم خضابه بالسواد على الأصح** (الشامية ۶ / ۷۵۶)

﴿بالوں پر سیاہ خضاب لگانا﴾

سیاہ خضاب کا استعمال خواہ ڈاڑھی میں ہو یا سر کے بالوں میں، حرام ہے البتہ مائل بہ سیاہی (مثلاً براؤن) رنگ میں کوئی حرج نہیں۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ **قال: قال رسول الله ﷺ : يكون قوم يخضبون في آخر الزمان بالسواد كحواصل الحمام، لايريحون رائحة الجنة** (أبو داود ۲ / ۵۷۸)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخر زمانہ میں کچھ لوگ آئیں گے جو کبوتروں کے پوٹوں کی طرح سیاہ رنگ کا خضاب کریں گے، یہ جنت سے اتنے دور رکھے جائیں گے کہ اس کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکیں گے۔

﴿جوان آدمی کا سفید بال چننا یا سیاہ رنگ لگانا﴾

چونکہ جوانی میں بالوں کا سفید ہو جانا عیب ہے لہذا ازالۂ عیب کے لیے جوان آدمی کا سفید بال چننا یا اس پر سیاہ رنگ لگانا جائز ہے۔

قال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالى: **و لا بأس بنتف الشيب**

قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى: **(قوله: و لا بأس بنتف الشيب)، قيده في البزازية بأن لا يكون على وجه التزين** (الشامية ۵ / ۲۶۱)

تنبیہ: بعض اردو فتاوی میں ایسی صورت میں سیاہ خضاب کو ناجائز لکھا ہے اور احتیاط کا تقاضا بھی یہی ہے۔ البتہ ہماری رائے گنجائش کی ہے۔

﴿بالوں پر مختلف رنگوں کا استعمال﴾

آج کل فیشن کے طور پر لوگ اپنے بالوں کو مختلف رنگوں سے رنگتے ہیں، اگر چہ فی نفسہ یہ دو شرطوں سے جائز ہے(۱) بالوں پر اس کی تہ نہ جمتی ہو(ورنہ وضواور غسل نہ ہوگا)،(۲) سیاہ رنگ نہ ہو۔

لیکن آج کل یہ فساق اور بے دینوں کا طریقہ بن گیا ہے،اس لیے اس سے احتراز کرنا چاہیے۔

وقال عنبسة بن سعيد : انما شعرک بمنزلة ثوبک، فاصبغه بأی لون شئت(عمدة القاری۹۷/۱۵)

﴿مرد کے لیے ہاتھ، پاؤں اور بالوں میں مہندی لگانا﴾

مرد کے لیے ہاتھ اور پاؤں میں مہندی لگانا مکروہ ہے کیونکہ اس میں عورتوں کے ساتھ مشابہت ہے،البتہ بالوں میں جائز ہے۔

قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى : **(قوله: خضاب شعره و لحيته) لا يديه و رجليه، فانه مکروه للتشبه بالنساء**(الشامية ۶ / ۴۲۲)

ایک اہم مسئلہ:(مہندی سے ہاتھوں پر ڈیزائن بنانا)

اوپر کچھ مسائل مہندی لگانے سے متعلق آئے ہیں لہٰذا اسی سے متعلق ایک اہم مسئلہ:خواتین کا اپنے ہاتھوں میں مہندی لگانے سے متعلق ہے،جس کی کچھ تفصیل ذیل میں ہے:

مہندی مختلف مقاصد کے لیے لگائی جاتی ہے،مثلاً :

(۱) مرد اور عورت کے ہاتھوں میں فرق ہو جائے :

اس کے لیے اتنا کافی ہے کہ عورت ناخنوں پر مہندی لگادے،جیسا کہ حدیث میں وارد ہے :

عن عائشة رضی الله تعالی عنها **قالت: أومت امرأة من وراء ستر بيدها کتاب الی رسول الله ﷺ، فقبض النبی ﷺ يده، فقال: ما أدری أ يد رجل أم يد امرأة، قالت: بل يد امرأة، قال: لو کنت امرأة لغيرت أظفارک، يعنی بالحناء** (المشکوة : ۳۸۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں کہ ایک دن ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کیا جس میں ایک پرچہ تھا جو کسی شخص نے رسول اللہ ﷺ کو بھیجا تھا(یعنی اس عورت نے پردہ کے پیچھے سے اپنا ہاتھ نکال کر وہ پرچہ آنحضرت ﷺ کو دینا چاہا) لیکن نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور

فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ یہ ہاتھ مرد کا ہے یا عورت کا۔ اس عورت نے عرض کیا کہ یہ ہاتھ عورت کا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم عورت ہوتی تو اپنے ناخن کی رنگت کو مہندی کے ذریعے ضرور تبدیل کرتی۔

(۲) تزیین اور شوہر کی خوشی کے لیے:

اس مقصد کے لیے پوری ہتھیلی پر مہندی لگانا جائز بلکہ افضل اور بہتر ہے، بشرطیکہ اس کی بو سے شوہر کو تکلیف نہ ہو۔ البتہ اس نقش ونگار اور ڈیزائن میں کسی جاندار کی تصویر اور شبیہ بنانا حرام ہے اور حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالی نے اس کی حرمت اور ممانعت کی تصریح فرمائی ہے۔

اگر جاندار کی تصویر نہیں تو بھی اس بے حیائی اور فساد کے دور میں نقش ونگار اور ڈیزائن کی وہ جملہ صورتیں، جو فاسق، فاجر اور آزاد منش عورتوں میں رائج ہیں، سے احتراز لازم ہونا چاہیے۔ اور شوہر کی خوشی کے لیے بھی زیب و زینت کی ایسی صورت اختیار نہ کرنی چاہیے جو دوسرے محرم مردوں کے لیے فتنہ میں واقع ہونے کو ذریعہ ہو، کیونکہ حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالی نے جوان ساس و داماد کو اور رضاعی بہن، بھائی کو خلوت اور تنہائی میں رہنے سے منع فرمایا ہے حالانکہ یہ آپس میں محرم ہیں۔ اور فاسقہ، فاجرہ عورت سے شریف اور نیک عورت کو سترِ عورت کا حکم دیا ہے کہ نہ اس کے سامنے کلائی کھولے، نہ پنڈلی او نہ بال وغیرہ وغیرہ حالانکہ ان حصوں کا عورت سے پردہ نہیں۔

عن كريمة بنت همام أن امرأة سألت عائشة رضي الله تعالى عنها **عن خضاب الحناء، فقالت: لا بأس به ولكن أكرهه، كان حبيبي ﷺ يكره ريحه** (المشكوة: ۳۸۳)

کریمہ بنت ہمام سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے (ایک مرتبہ) مہندی کا خضاب کرنے کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا اگرچہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن میں اس کو اچھا نہیں سمجھتی کیونکہ میرے محبوب ﷺ اس کی بو کو پسند نہیں فرماتے تھے۔

قال المحقق ابن الهمام رحمه الله تعالى: **و على هذا له أن يمنعها من التزيين بما يتأذى بريحه، كان يتأذى برائحة الحناء المحضر و نحوه** (فتح القدير ۳ / ۳۰۴)

علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: اسی طرح خاوند اپنی بیوی کو ایسی زینت سے بھی منع کرسکتا ہے جس کی بو سے اس کو تکلیف ہو، جیسے تازہ مہندی وغیرہ سے اس کو تکلیف ہوتی ہو۔

قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى: (قوله: و الخلوة المحرمة مباحة الا الأخت رضاعاً، و الصهرة الشابة

) قال فی القنية: و فی استحسان القاضی الصدر الشهيد: و ينبغی للأخ من الرضاع أن لا يخلو بأخته من الرضاع، لأن الغالب هناک الوقوع فی الجماع اهـ. و أفاد العلامة البيری رحمه الله تعالى : أن ينبغی معناه الوجوب هنا، و الصهرة الشابة فی القنية، ماتت عن زوج و أم فلهما أن يسكنا فی دار واحدة اذا لم يخافا الفتنة، و ان كانت الصهرة شابة فللجيران أن يمنعوها منه اذا خافوا عليهما الفتنة (الشامية ۹/ ۵۳۰)

علامہ ابن عابدین رحمہ اللہ تعالی الدر المختار کی اس عبارت کہ (خلوت اور تنہائی اپنی محرمہ عورت کے ساتھ مباح ہے سوائے رضاعی بہن اور نوجوان ساس کے) کے تحت لکھتے ہیں، صاحب قنیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی عورت مرجائے اور خاوند اور ماں رہ جائیں تو دونوں ایک گھر میں اکھٹے رہ سکتے ہیں بشرطیکہ ان فتنہ کا خوف نہ ہو اور اگر ساس نوجوان ہو اور پڑوسیوں کو فتنہ کا خوف ہو تو ساس کو اپنے داماد کے ساتھ رہنے سے روکیں۔اور فرمایا کہ رضاعی بھائی کو چاہیے کہ اپنی رضاعی بہن کے ساتھ خلوت اور تنہائی اختیار نہ کرے کیونکہ ایسے مقام میں عموماً زنا کا خطرہ ہوتا ہے۔علامہ بیری رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ ”ينبغی“ بمعنی ”يجب“ ہے (یعنی تنہائی سے بچنا واجب ہے)“

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال : قال رسول الله ﷺ : من تشبه بقوم فهو منهم (رواه أحمد و أبو داود، المشكوة : ۳۷۵)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جوشخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا،اس کا شمار اسی قوم میں ہوگا۔

قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى: (قوله: و الذمية كالرجل الأجنبی فی الأصح، فلا تنظر الی بدن المسلمة) و لا ينبغی للمرأة الصالحة أن تنظر اليها المرأة الفاجرة لأنها تصفها عند الرجال، فلا تضع جلبابها و لا خمارها (الشامية ۹ / ۵۳۴)

”علامہ ابن عابدین رحمہ اللہ تعالی اس عبارت (کہ اصح قول کے مطابق ذمی عورت اجنبی آدمی کے حکم میں ہے، لہٰذا وہ مسلمان عورت کے جسم کو نہ دیکھے) کے تحت فرماتے ہیں کہ نیک عورت کو چاہیے کہ فاسقہ، فاجرہ عورت اس کو نہ دیکھے کیونکہ پھر وہ مردوں میں اس کا تذکرہ کرے گی اور اس کے محاسن بیان کرے گی لہذا اس کے سامنے اپنی بڑی چادر اور دوپٹہ نہ اتارے“

و فی المحيط البرهانی : فی المنتقی روی الحسن عن أبی حنيفة رحمه الله تعالى أنه قال: لا بأس بأن تخضب المرأة يدها و رجلها تتزين بذلک لزوجها ما لم يكن خضاباً فيه تماثيل، و لا بأس بالخضاب للجارية الصغيرة و الكبيرة ؛ كذا فی خلاصة الفتاوی (المحيط البرهانی ۶/ ۱۲۲)

حسن بن زیاد رحمہ اللہ تعالی نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی سے روایت کی ہے کہ امام صاحب رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا: عورت اگر شوہر کی خاطر زینت کے لیے ہاتھ، پاؤں پر مہندی لگائے تو کوئی حرج نہیں جب تک ایسے نقش ونگار نہ ہو جس میں تصویر ہو اور اسی طرح کوئی حرج نہیں خضاب لگانے میں خواہ بچی ہو یا عورت

قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالى: **له منعها من الحمام الا النفساء، و ان جاز بلا تزين و كشف عورة أحد. قال الباقاني** رحمه الله تعالى: **و عليه فلا خلاف في منعهن للعلم بكشف بعضهن و كذا في الشرنبلالية معزياً للكمال اهـ.**

وليس عدم التزين خاصاً بالحمام لما قاله الكمال. و حيث أبحنا لها الخروج فبشرط عدم الزينة في الكل و تغيير الهيئة الى ما لا يكون داعية الى نشر الرجال و امالتهم (الشامية ۳ / ۱۴۶)

علامہ شامی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ خاوند کے لیے بیوی کو حمام میں جانے سے منع کرنا جائز ہے سوائے نفاس والیوں کے اگرچہ بلا زیب و زینت اور ایسے حمام میں جہاں آپس میں عورتیں پردے کا لحاظ رکھتی ہوں جائز ہے کہ آج کل ان کو روکنے میں کوئی اختلاف نہیں کیونکہ یہ معلوم ہے کہ عورتیں آپس میں پردے کا لحاظ نہیں رکھیں گی۔ اور اسی طرح فتح القدیر کے حوالے سے شرنبلالیہ میں موجود ہے۔

اور ترکِ زیب و زینت کچھ حمام کے ساتھ خاص نہیں جیسا کہ صاحبِ فتح القدیر نے دلیل سے ثابت کیا ہے (کہ یہ ترک مطلق خروج کے لیے ہے)۔ اور یہ جو ہم نے خواتین کے لیے ضرورت کے وقت گھروں سے نکلنے کی اجازت دی ہے وہ اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ زیب و زینت کی تمام صورتوں کو ترک کردے اور ظاہری حالت ایسی بنادے جو مردوں کے لیے جاذبِ نظر نہ ہو اور میلان کا سبب نہ ہو۔

﴿بالوں میں تیل لگانا﴾

سر اور ڈاڑھی کے بالوں میں تیل لگانا مسنون ہے، آنحضرت ﷺ بالوں میں کثرت سے تیل لگاتے تھے۔

عن أنس رضي الله عنه **قال: كان رسول الله** ﷺ **يكثر دهن رأسه و تسريح لحيته و يكثر القناع كأن ثوبه ثوب زيات** (المشكوة: ۳۸۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سر مبارک پر کثرت سے تیل استعمال

فرماتے تھے، اور کثرت سے ڈاڑھی میں کنگھی کرتے تھے، اور اکثر سر مبارک پر ایک کپڑا رکھتے تھے جو ایسا نظر آتا جیسے تیلی کا کپڑا ہو۔

﴿عورت کے لیے چہرے کے بال صاف کرنا﴾

عورت کے لیے چہرے کے بال صاف کرنا جائز ہے اور اگر ڈاڑھی یا مونچھ کے بال نکل آئیں تو ان کا ازالہ مستحب ہے۔

قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى: (قوله: والنامصة الخ) ...... **و لعله محمول على ما اذا فعلته لتزين للأجانب، و الا فلو كان فى وجهها شعر ينفر زوجها عنها بسببه، ففى تحريم ازالته بعد، لأن الزينة للنساء مطلوبة للتحسين، الا أن يحمل على ما لا ضرورة اليه لما فى نتفه بالمنصاص من الايذاء.**

و فى تبيين المحارم : ازالة الشعر من الوجه حرام الا اذا نبت للمرأة لحية أو شوارب، فلا تحرم ازالته، بل تستحب. و فى التتارخانية عن المضمرات : و لا بأس بأخذ الحاجبين و شعر وجهه ما لم يشبه المخنث، و مثله فى المجتبى، تأمل (الشامية ۵ / ۲۳۹)

﴿عورت کا چہرے پر بلیچ کریم لگانا﴾

عورت کا اپنے چہرے کے بال چھپانے کے لیے بلیچ کریم استعمال کرنا، جس سے بالوں کا رنگ چہرے کے رنگ کی مانند ہو جاتا ہے، جائز ہے (بشرطیکہ اس کی تہ نہ جمے، ورنہ وضو اور غسل نہ ہوگا)

قال الملا على القارى رحمه الله تعالى: **و انما نهى عن النتف** (أى نتف اللحية) **دون الخضب، لأن فيه تغيير الخلقة من أصلها بخلاف الخضب، فانه لا يغير الخلقة على الناظر اليه** (مرقاة المفاتيح ۸ / ۲۳٦)

﴿عورت کے لیے اَبرو (بھنویں) بنانا﴾

عورت کے لیے اَبرو کے اطراف سے بال اکھاڑ کر باریک دھاری بنانا جائز نہیں، اس پر حدیث میں لعنت وارد ہوئی ہے۔ اور اگر اَبرو بہت زیادہ پھیلے ہوئے ہوں تو ان کو درست کر کے

عام حالت حقیقت کے مطابق کرنا (ازالۂ عیب کے لیے) جائز ہے۔

عن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال: لعن اللہ الواشمات و المستوشمات والنامصات والمتنمصات الخ (الصحیح لمسلم ۲ / ۲۰۵)

قال أبو داود: تفسیر الواصلة ...... و النامصة التی تنقش الحاجب حتی ترقه و المتنمصة المعمول بها (أبو داود ۲ / ۵۷۴)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالی نے لعنت فرمائی (جسم) گودنے والی اور گدوانے والی عورتوں پر اور بال نوچنے والی (یعنی بھویں باریک کرنے والی) اور نوچوانے والی عورتوں (یعنی بھویں باریک کروانے والی) پر بھی (لعنت فرمائی)......

﴿ابروؤں کے درمیان بالوں کا حکم﴾

حضرۃ مفتی محمود حسن گنگوہی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: دونوں ابروؤں کے درمیان بال منڈانا یا کتروانا بغرض حصولِ زینت جائز نہیں'' (فتاوی محمودیہ ۵/۱۸۱)

﴿مصنوعی پلکوں کا حکم﴾

اگر اصلی پلکوں میں کوئی عیب ہو (مثلاً کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے پلکیں جھڑ گئی ہوں) تو اس عیب کو چھپانے کے واسطے مصنوعی پلکوں کا استعمال جائز ہے بشرطیکہ انسانی بالوں کی نہ ہوں۔

البتہ زیب و زینت کے لیے (جیسے کہ آج کل فیشن چل پڑا ہے) جائز نہیں۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : لعن اللہ الواصلة و المستوصلة، الخ (المشکوۃ: ۳۸۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی نے لعنت فرمائی اس عورت پر جو اپنے بالوں میں کسی دوسرے کے بالوں کا جوڑ لگائے اور جو عورت کسی دوسری عورت کے بالوں میں اپنے بالوں کا جوڑ لگائے......

﴿مصنوعی ناخن کا حکم﴾

مصنوعی ناخن کا استعمال جائز نہیں، کیونکہ اس میں گناہ کا اظہار ہے اور فساق و فجار کے ساتھ مشابہت بھی ہے۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ **قال : قال رسول الله** ﷺ **: من تشبه بقوم فهو منهم** (رواه أحمد و أبو داود، المشكوة : ۳۷۵)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا، اس کا شمار اسی قوم میں ہوگا۔

﴿دانتوں کو گھسانا اور جسم کو گدوانا﴾

دانتوں کو گھسا کر تیز اور باریک کرنا اور جسم گدوانا دونوں ممنوع اور ناجائز ہیں۔

ان رسول الله ﷺ **نهى عن الوشر والوشم** (نسائی : ۲/ ۲۸۱)

آپ ﷺ نے دانتوں کو گھسا کر تیز اور باریک کرنے سے اور جسم گدوانے سے منع فرمایا ہے۔

الوشر : هو تحديد الأسنان وترقيق أطرافها.

الوشم : أن تغرز الجلد بابرة ثم يحشى بكحل أونيل فيرزق اثر أويخضر.

﴿عورت کے ٹوٹے ہوئے بال اور ناخن دیکھنے کا حکم﴾

اجنبی مرد کے لیے عورت کے ٹوٹے ہوئے بالوں اور ناخنوں کو دیکھنا جائز نہیں، حتی کہ فوت شدہ عورت کے بال دیکھنا بھی جائز نہیں، لہٰذا ان کو ایسی جگہ ڈالنا یا دفنانا چاہیے، جہاں کسی اجنبی کی نظر نہ پڑے۔

قال العلامة الحصكفى رحمه الله تعالى **: و كل عضو لا يجوز النظر اليه قبل الانفصال، لا يجوز بعده و لا بعد الموت ، كشعر عانة و شعر رأسها** (الشامية ۶ / ۳۷۱)

﴿زیرِ ناف بال صاف کرنے کی حدود﴾

عانہ کی حد مثانہ سے نیچے پیڑو کی ہڈی سے شروع ہوتی ہے (یعنی اگر آدمی اکڑوں بیٹھے تو ناف سے تھوڑا نیچے، جہاں پیٹ میں بل پڑتا ہے، وہاں سے بال صاف کرنا شروع کرے) پیڑو کی ہڈی کی ابتداء سے لے کر شرمگاہ، اس کے ارد گرد، اس کی محاذات میں رانوں کا وہ حصہ جس کے تلوث کا خطرہ ہے اور دبر (پیچھے والی شرمگاہ پر اگر بال ہوں تو وہاں) کے بال صاف کرنا واجب ہے۔

قال العلامة الطحطاوى رحمه الله تعالى **: العانة هى الشعر الذى فوق الذكر وحواليه وحوالى فرجها** (حاشية الطحطاوى: ۵۲۷)

قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى **تحت قوله (فصل فى الاحرام) : ...... و العانة؛**

الشعر قريب من فرج الرجل و المرأة، و مثلها شعر الدبر، بل هو أولٰى بالازالة لئلا يتعلق به شيء من الخارج عند الاستنجاء بالحجر (الشامية ۲ / ۴۸۱)

﴿زیرِ ناف بال صاف کرنے کے لیے پاؤڈر کا استعمال﴾

مردوں کے لیے زیرِ ناف بال استرا وغیرہ سے صاف کرنا اور عورتوں کے لیے اکھاڑنا مستحب ہے، اگرچہ عورتوں کے لیے استرا کا استعمال بھی درست ہے لیکن بہتر نہیں۔ پاؤڈر، کریم اور لوشن وغیرہ کا استعمال بھی دونوں کے لیے جائز ہے۔

قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى: (قوله: و يستحب حلق عانته) قال في الهندية: و يبتدئ من تحت السرة، ولو عالج بالنورة يجوز، كذا في الغرائب. و في الأشباه: و السنة في عانة المرأة النتف (الشامية ۶ / ۴۰۶)

﴿زیرِ ناف بال صاف کرنے سے عاجز کا حکم﴾

اگر پاؤڈر خود لگانے پر قادر ہو تو پاؤڈر سے صفائی کرے ورنہ دوسرا شخص ہاتھ پر دستانہ پہن کر اس طرح صفائی کرے کہ اس مقام پر نظر ڈالنے سے حتی الامکان احتراز کرے۔

قال في الهندية: لا بأس بأن يتولى صاحب الحمام عورة انسان بيده عند التنوير اذا كان يغض بصره؛ و قال الفقيه أبو الليث: هذا في حالة الضرورة، لا في غيرها (الهندية ۵ / ۳۲۷)

﴿زیرِ بغل بالوں کا حکم﴾

مرد اور عورت کے لیے زیرِ بغل بالوں کو نوچنا افضل ہے۔ البتہ استرا وغیرہ سے مونڈنا بھی جائز ہے۔ پاؤڈر، کریم اور لوشن کا استعمال بلا کراہت جائز ہے۔

قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى: ...... بنحو ازالة الشعر من ابطيه، و يجوز فيه الحلق و النتف أولى (الشامية ۶ / ۴۰۶، ۴۰۷)

﴿سینہ و پشت کے بال صاف کرنا﴾

سینہ اور پشت کے بال بنانا جائز ہے، مگر خلافِ ادب اور غیرِ اولیٰ ہے۔

قال في الهندية: و في حلق شعر الصدر و الظهر ترك الأدب، كذا في القنية (الهندية ۵/۳۵۸)

﴿ٹانگوں اور بازووں کے بال صاف کرنا﴾

فتاوی محمودیہ (۱۵/ ۳۸۵) میں ہے: مرد اور عورت کے لیے اپنے ٹانگوں کے بال ٹخنوں تک منڈوانا بہتر نہیں، مگر حرام بھی نہیں۔

بازووں کے بال صاف کرنے کا بھی یہی حکم ہے۔

﴿ناک کے بالوں کا حکم﴾

ناک کے بال اکھیڑنا نہیں چاہیے، بلکہ قینچی سے کتروانا چاہیے۔

قال فی الهندية: و لا ينتف أنفه، لأن ذلک يورث الأكلة (الهندية ۵/ ۳۵۸)

﴿چالیس دن میں بال اور ناخن کاٹنا واجب ہے﴾

ہفتہ میں ایک مرتبہ موئے زیرِ ناف، موئے بغل، مونچھیں، ناخن وغیرہ دور کرکے نہا دھوکر صاف ستھرا ہونا افضل ہے۔ سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے کہ قبل نمازِ جمعہ فراغت کرکے نماز کو جائے۔ ہر ہفتہ نہ ہو تو پندرہویں دن سہی، البتہ چالیس دن سے زیادہ تاخیر کرنا جائز نہیں۔ اگر چالیس دن گزر گئے اور امور مذکورہ سے صفائی حاصل نہ کی تو گناہ ہوگا۔

عن أنس ﷛ قال: وقت لنا فی قص الشارب و تقليم الأظفار و نتف الابط و حلق العانة، أن لا نترک أكثر من اربعين ليلة (رواه مسلم، المشكوة: ۳۸۰)

حضرت انس ﷛ فرماتے ہیں کہ مونچھیں ترشوانے، ناخن کٹوانے، بغل کے بال صاف کرانے اور زیرناف بال مونڈنے کے بارے میں ہمارے لیے جو مدت متعین کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ہم ان کو چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔

﴿عشرہ ذی الحجہ میں بال اور ناخن کاٹنا﴾

جس شخص کا قربانی کا ارادہ ہو تو اس کے لیے ذی الحجہ کے پہلے عشرہ میں اپنے جسم کے بال اور ناخن نہ کاٹنا مستحب ہے، بشرطیکہ انہیں کاٹے ہوئے چالیس دن نہ گزرے ہوں، ورنہ کاٹنا واجب ہے۔

عن أم سلمة رضی اللہ تعالی عنها **قالت: قال رسول الله ﷺ: اذا دخل العشر و أراد بعضكم أن يضحى، فلا يمس من شعره و بشره شيئاً. و فی رواية: فلا يأخذن شعراً و لا يقلمن ظفراً** (رواه مسلم، المشكوة: ۱۲۷)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عشرہ ذی الحجہ شروع ہو جائے اور تم میں سے کسی کا قربانی کا ارادہ ہو تو وہ اپنے بال نہ کاٹے۔ اور ایک روایت میں ہے: اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔

قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى : ...... فهذا محمول على الندب دون الوجوب بالاجماع ...... و نهايته ما دون الأربعين فلا يباح فوقها (الشامية ۲ / ۱۸۱)

کٹے ہوئے بالوں اور ناخنوں کو دفنانا

کٹے ہوئے بال اور ناخن دفن کرنا بہتر ہے (بسہولت ہو سکے تو کردے) ورنہ بتکلف اہتمام کرنا غلو ہے۔ مگر نجس اور گندی جگہ نہ ڈالے کہ اس سے بیماری پھیلنے کا اندیشہ ہے۔

قال في الهندية: فاذا قلم أظفاره أو جز شعره، ينبغي أن يدفن ذلك الظفر و الشعر المجزور. و ان رمى به فلا بأس، و ان ألقاه في الكنيف أو في المغتسل يكره ذلك، لأن ذلك يورث داء ، كذا في فتاوى قاضي خان (الهندية ۵ / ۳۵۸)

حالتِ جنابت میں بال اور ناخن کاٹنا

حالتِ جنابت میں جسم کے کسی بھی حصے کے بال کاٹنا اور ناخن کتروانا مکروہ ہے۔

قال في الهندية: حلق الشعر في حالة الجنابة مكروه و كذا قص الأظافير، كذا في الغرائب (الهندية ۵/۳۵۸)

خنزیر کے بالوں سے بنا ہوا برش استعمال کرنا

خنزیر کے جسم کے تمام اجزاء ناپاک ہیں، لہٰذا خنزیر کے بالوں سے بنے ہوئے برش کا استعمال ناجائز ہے۔

قال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالى: كل اهاب دبغ ...... طهر ...... خلا جلد خنزير، فلا يطهر.

قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى : (قوله: فلا يطهر) أي لأنه نجس العين، بمعنى أن ذاته بجميع أجزائه نجسة حياً و ميتاً (الشامية ۱/۲۰۴)

میت کے بال اور ناخن کاٹنا

میت کے جسم کے کسی بھی حصے کے بال اور ناخن کاٹنا جائز نہیں، نیز بالوں میں کنگھی کرنا بھی جائز نہیں، کیونکہ یہ باتیں زینت میں سے ہیں اور اب اس کی ضرورت نہیں۔

اگر کسی نے میت کے بال کاٹ دیئے تو ان کو کفن میں ہی رکھ کر دفنا دیا جائے۔

قال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالی: **و لا يسرح شعره أى يكره تحريماً و لا يقص ظفره الا المكسور و لا شعره**

قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالی: **(قوله: و يكره تحريماً)، لما فى القنية: من أن التزيين بعد موتها و الامتشاط و قطع الشعر لا يجوز، نهر. فلو قطع ظفره أو شعره، أدرج معه فى الكفن، قهستانى عن العتابى** (الشامية ۱۹۸/۲)

﴿انسانی بال کی خرید وفروخت﴾

انسانی بالوں کی خرید وفروخت جائز نہیں۔

قال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالی: **بطل بيع صبى لا يعقل ...... و شعر الانسان لكرامة الأدمى و لو كافراً** (الشامية ۵۸/۵)

﴿ڈاڑھی کی فریاد﴾

ہر روز بس اِک قتل نیا میرے لیے ہے
کس جرم کی آخر یہ سزا میرے لیے ہے

گو رہتی تھی عزت سے میں چہرے پہ نبی کے
امت کا مگر جور و جفا میرے لیے ہے

آلام و مصائب سے گذرتی ہوں میں کیا کیا
کیا کیا اے خدا کرب و بلا میرے لیے ہے

عملاً نہیں کرتے ہیں مجھے چہرے پہ برداشت
گو لب پہ بہت مدح و ثنا میرے لیے ہے

دنیا میں ہر اِک چیز کو ہے زندگی کا حق
افسوس! فقط ایک فنا میرے لیے ہے

ہر شیو سے ہستی میری مٹ جاتی ہے یکسر
ہر روز بس اِک قتل نیا میرے لیے ہے

از

شیخ الحدیث حضرۃ مولانا منصور ناصر صاحب زید مجدہم

خلیفہ مجاز: عارف باللہ حضرۃ مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب زید مجدہم

ڈاڑھی کی فریاد

ہر روز بس اِک قتل نیا میرے لیے ہے
کس جرم کی آخر یہ سزا میرے لیے ہے

گو رہتی تھی عزت سے میں چہرے پہ نبی کے
اُمت کا مگر جور وجفا میرے لیے ہے

آلام و مصائب سے گذرتی ہوں میں کیا کیا
کیا کیا اے خدا کرب و بلا میرے لیے ہے

عملاً نہیں کرتے ہیں مجھے چہرے پہ برداشت
گو لب پہ بہت مدح وثنا میرے لیے ہے

دنیا میں ہر اِک چیز کو ہے زندگی کا حق
افسوس فقط ایک فنا میرے لیے ہے

ہر شیو سے ہستی میری مٹ جاتی ہے یکسر
ہر روز بس اِک قتل نیا میرے لیے ہے

از: شیخ الحدیث حضرت مولانا منصور ناصر صاحب زید مجدہم
خلیفہ مجاز: عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب زید مجدہم